نوٹس: مختصر القدوری سوالاً جواباً

مؤلف: احمد نواز قادری عطاری

مزید نوٹس کے لیے رابطہ کریں:

0302-4154930

AL- FAREED ONLINE ACADEMY

کلماتِ آغاز

الحمد للہ ہماری **الفرید آن لائن اکیڈمی** بہت ساری درسی کتب کے سوالاً جواباً نوٹس بنا چکی ہے، بالخصوص تخصص یعنی مفتی کورس میں پڑھائی جانے والی کتب کے آسان فہم نوٹس اور تراجم۔ ہمارا یہ سلسلہ آگے جاری ہے، ان شاء اللہ ہم مکمل درس نظامی کتب کے نوٹس شائع کریں گے تاکہ طلبا و طالبات کے لیے امتحان دینا آسان ہو جائے۔

ہمارے بنائے ہوئے نوٹس کی خصوصیات:

← بورڈ کے سالانہ امتحان کے مطابق۔

← سوالاً جواباً، آسان فہم۔

← طوالت سے پاک۔

← تھوڑے ٹائم میں مکمل تیاری۔

← باقاعدہ کسی جامعہ میں نہ پڑھنے والے طلبا کے لیے بہت مفید۔

← پوری کتاب کا چند صفحات میں مکمل خلاصہ۔

← اہم اور ضروری ابحاث کا ذکر۔

نوٹ: ذہین اور باقاعدہ مدارس میں پڑھنے والے طلبا صرف ان نوٹس پر اقتصار نہ کریں بلکہ سو فیصد کامیابی اور ایک کامیاب مدرس بننے کے لیے کتاب کی طرف ضرور مراجعت کریں۔

العبد الفقیر احمد نواز قادری عطاری

مختصر القدوری شریف کے نوٹس

سوال: قدوری کے مصنف کا مختصر تعارف بیان کردیں؟

قدوری کے مصنف کا تعارف

نام: احمد

والد کا نام: محمد

کنیت: ابو الحسین

نسبت: القدوری البغدادی

مکمل نام: ابو الحسن احمد بن محمد بن احمد بن جعفر بن حمدان القدوری البغدادی

ولادت ووفات: (362ھ-428ھ)

تعارف

عالم عظیم، فاضل جلیل علامہ قدوری رحمۃ اللہ علیہ ملکِ عراق کے مشہور شہر بغداد میں پیدا ہوئے، آپ کی نسبت قدوری میں مؤرخین کے مابین اختلاف ہے، بعض نے کہا یہ بغداد میں ایک "قدورۃ" نامی بستی کی طرف نسبت ہے اور بعض نے کہا یہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیشہ کے اعتبار سے نسبت ہے جیسا کہ فوائد بہیہ اور حدائق حنفیہ میں ہے، ساری زندگی درس و تدریس میں گزاری، آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور کے بغداد میں سب سے

بڑے عالم، فقیہ اور دن رات قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے تھے، طبقات فقہاء میں سے پانچویں " اصحاب ترجیح" میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔

اساتذہ: ابو عبد اللہ محمد بن یحیی جرجانی، عبید اللہ بن محمد حوشبی، محمد بن علی بن سوید مؤدب۔

تلامذہ: خطیب بغدادی، قاضی ابو عبد اللہ دامغانی وغیرہ۔

تعریفی کلمات

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد خطیب بغدادی آپ کے بارے میں بیان کرتے ہیں: "كتبت عنه وكان صدوقا انتهت إليه بالعراق رئاسة الحنفية، وعظم وارتفع جاهه وكان حسن العبارة ، جريئ اللسان، مديما للتلاوة" (سیر اعلام النبلاء، ج17، ص575، مؤسسۃ الرسالہ بیروت)

ترجمہ: میں نے ان سے علم حاصل کیا ہے، آپ صدوق درجہ کے ہیں، فقہاء احناف میں آپ سے بڑھ کر عراق میں آپ کے بعد کوئی نہیں آیا، بڑے جاہ و جلال والے تھے، عمدہ عبارت لکھتے تھے، اور تلاوت قرآن میں مشغول رہتے تھے۔ خطیب بغدادی کے یہ کلمات آپ کی شان میں تقریباً تمام مؤرخین نے لکھے ہیں۔

علامہ عبد الحئ لکھنوی لکھتے ہے: "ذكره ابن كمال باشا الرومي ومن تبعه في أصحاب الترجيح من المقلدين الذين شأنهم تفضيل بعض الروايات على بعض من دون قدرة على الاجتهاد وتعقبه بعض الفضلاء بأن القدوری متقدم على شمس الأئمة الحلوانی زمانًا وأعلى كعبًا وأطول باعًا فما باله نقص مرتبته عن مرتبته"

ترجمہ: ابن کمال پاشا اور اس کے متبعین نے امام قدوری کو مقلدین کے طبقہ " اصحاب الترجیح" میں شمار کیا ہے جو بعض روایات کو بعض پر ترجیح دیتے ہیں اور اجتہاد پر قادر نہیں ہوتے لیکن بعض علماء نے اس پر اعتراض کیا ہے کہ امام قدوری امام شمس الائمہ حلوانی کے زمانہ سے پہلے کے ہیں اور علم میں بھی بڑے ہیں تو پھر امام شمس الائمہ حلوانی کو کیوں ان پر فضیلت دی۔(الفوائد البھیة في تراجم الحنفیة، ص30، مطبعة السعادۃ مصر)

تصانیف: شرح مختصر الکرخی، شرح ادب القاضی، مختصر القدوری، کتاب التقریب، التجرید في الفروع وغیرہ۔

مختصر القدوری

تقریباً آج سے ہزار سال پہلے لکھی جانے والی کتاب مستطاب ہے، صدیوں سے درس نظامی کے نصاب میں با قاعدہ پڑھائی جارہی ہے، فقہ حنفی کے معتبر متون میں اس کا شمار ہوتا ہے، مصنف نے اس میں تقریباً 12 ہزار مسائل کا انتخاب کیا جو فقہ حنفی کے تمام ابواب کو محیط ہیں، علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ اس کے بارے میں ایک جگہ بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "إن القدوري رحمه الله لما فرغ من تصنيف مختصره المنسوب إليه حج، وأخذ المختصر معه، ولما فرغ من طوافه سأل الله سبحانه أن يوقفه على خطأ فيه وسهو منه عن قلم.ثم إنه فتح المختصر وتصفحه ورقة ورقة إلى آخره فوجد فيه خمسة مواضع أو ستة مواضع ممحوة، وهذا يعد من كرامته" (بنایہ شرح ہدایہ، ج4، ص238، دارالکتب العلمیہ بیروت) ترجمہ: جب امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی مختصر کی تصنیف سے فارغ ہوئے تو حج کے لئے تشریف لے گئے اور اس کتاب کو بھی ساتھ لے گئے، وہاں جاکر طواف کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا کہ وہ مجھے میں اس کتاب میں واقع ہونے والی

غلطیوں کے بارے میں مطلع فرمادے، دعا کے بعد جب آپ نے اس کو دوبارہ پڑھا تو پانچ چھے جگھوں سے عبارت کو مٹا ہوا پایا، یہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات میں شمار کیا جاتا ہے۔

عربی شروحات:

السراج الوہاج، الجوہرۃ النیرۃ، جامع المضمرات، اللباب، تصحیح القدوری وغیرہ۔

اُردو شروحات:

منظور الضروری شرح قدوری (محمد منظور نظامی، اکبر بک سیلرز لاہور، اچھی شرح ہے)۔ ایضاح الشکوری شرح قدوری (مفتی شبیر پورنوی، قاسم پبلی کیشنز کراچی)۔ نایات کستوری ترجمہ قدوری (محمد مبشر سیالوی، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)۔ شرح قدوری (لیاقت علی رضوی، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)۔ زینت القدوری ترجمہ قدوری (خلیل احمد قادری مدرس جامعہ ہجویریہ، مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور)۔ النظام الضروری شرح قدوری سوالاً جواباً (محمد عمران انور نظامی، پروگریسو بکس لاہور)۔ اغراض مختصر القدوری (محمد یوسف قادری، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ کے لئے درج ذیل کتب دیکھیں:

(الجواہر المضیہ، ج1، ص93، دارالمعارف حیدرآباد، معجم المؤلفین، ج2، ص66، التراث بیروت، کشف الظنون، ج2، ص1631، التراث، سیر اعلام النبلاء، ج17، ص574، مؤسسۃ الرسالہ بیروت، تاج التراجم، ص98، دارالقلم دمشق، الفوائد البہیہ، ص30، مطبعۃ السعادۃ مصر، ہدیۃ العارفین، ج1، ص74، التراث بیروت، الاعلام للزرکلی، ج1، ص212، دارالعلم، شذرات الذہب، ج5، ص131، دار ابن کثیر دمشق)

سوال:حج کا لغوی و اصطلاحی معنیٰ بیان کر دیں؟

جواب:حج کا لغوی معنیٰ ہے اِرادہ کرنا۔ اصطلاحاً مخصوص ایام میں، مخصوص طریقہ کے ساتھ کعبۃ اللہ شریف کی زیارت کا ارادہ کرنا۔

سوال:حج فرض ہونے کی کتنی شرائط ہیں؟

جواب:درج ذیل ہیں:

- مسلمان ہونا۔
- آزاد ہونا۔
- بالغ ہونا۔
- عاقل ہونا۔
- تندرست ہونا۔
- زادِراہ پر قادر ہونا۔
- راستے کا پُر امن ہونا۔

سوال:عورت محرم کے بغیر حج کر سکتی ہے؟

جواب: نہیں۔ساتھ محرم ہونا ضروری ہے جب سفر کی مسافت تین دن یا اس سے زیادہ ہو۔

سوال:میقات کل کتنے ہیں؟

جواب: پانچ (5) ہیں:

- ذُوالحلیفہ: اہل مدینہ کے لیے۔
- ذات عرق: اہل عراق کے لیے۔
- جُحفہ: اہل شام کے لیے۔
- قرن: اہل نجد کے لیے۔
- یَلَملَم: اہل یمن کے لیے۔

نوٹ: احرام کے بغیر میقات سے آگے جانا جائز نہیں۔ اور جو لوگ میقات کے اندر والے علاقہ میں رہتے ہیں ان کا میقات حِلّ ہے۔ اہل مکہ کا میقات حج میں حرم اور عمرہ میں حِل ہے۔

سوال: احرام کس طرح باندھے؟

جواب: جب اِحرام کا ارادہ کرے تو پہلے غسل یا وضو کرے، غسل کرنا افضل ہے۔ پھر احرام کی دو چادریں باندھے۔ اگر خوشبو ہو تو لگا لے اور اس کے بعد دو رکعات نفل ادا کرے۔ پھر اس کے بعد تلبیہ پڑھے جس کے الفاظ یہ ہیں: لبيك اللهم لبيك، لبيك لا شريك لك لبيك، إن الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك

سوال: محرم کون کون سے کام نہیں کر سکتا؟

جواب: درج ذیل:

← شکار نہیں کر سکتا۔

← نہ ہی شکار کی طرف اشارہ کر سکتا ہے۔

← نا اس کی طرف کسی کی رہنمائی کر سکتا ہے۔

← قمیص، شلوار نہیں پہن سکتا۔

← عمامہ، ٹوپی، جبہ اور موزے نہیں پہن سکتا۔

← اپنا سر اور چہرہ نہیں ڈھانپ سکتا۔

← خوشبو نہیں لگا سکتا۔

← سر، جسم اور داڑھی کے بال نہیں کٹوا سکتا۔

← ناخن نہیں کاٹ سکتا۔

← وَرس، زعفران اور عُصفُر سے رنگا ہوا کپڑا نہیں پہن سکتا۔

سوال: مُحرِم کون کون سے کام کر سکتا ہے؟

جواب: درج ذیل:

← غسل کر سکتا ہے۔

← حمام میں داخل ہو سکتا ہے۔

← اس کے ساتھ ساتھ تلبیہ کی کثرت کرے فرض نمازوں کے بعد۔

← اسی طرح جب بلندی پر جائے یا ڈھلوان کی طرف تو بھی تلبیہ پڑھے۔

سوال: طواف قدوم کا حکم اور طریقہ بیان کر دیں؟

جواب: حکم:

یہ سنت ہے۔

طریقہ:

جب مکہ میں داخل ہو تو سب سے پہلے مسجد حرام میں کعبۃ اللہ شریف کے سامنے جائے، وہاں تکبیر و تہلیل کی کثرت کرے، پھر حجر اسود کے پاس جائے اور قبلہ رخ کھڑے ہو کر تکبیر و تہلیل کرے، اگر آسان ہو تو بوسہ بھی دے وگرنہ استلام کرے۔ پھر دائیں طرف آئے اور طواف شروع کرے پہلے تین چکر میں رمل کرے اور باقی چار معتدل میں حالت میں کرے، ہر بار جب حجر اسود کے پاس سے گزرے تو استلام کرے اور اپنا طواف استلام پر ختم کرے۔ پھر مقام ابراہیم پر آئے یا جہاں مسجد حرام میں ممکن ہو دو رکعت ادا کرے۔

سوال: حج کا مکمل طریقہ بیان کر دیں؟

جواب:

حج کا طریقہ:

سب سے پہلے حج کا اِحرام باندھ لیجئے: اگر آپ نے ابھی تک حج کا اِحرام نہیں باندھا تو 8 ذُوالْحِجَّہ کو بھی باندھ سکتے ہیں مگر سَہولت 7 کو رہے گی کیوں کہ مُعلّم اپنے اپنے حاجیوں کو ساتویں کی عشاء کے بعد سے مِنٰی شریف پہنچانا شُروع کر دیتے ہیں۔ مسجدِ حرام میں غیر مکروہ وَقْت میں اِحْرام کے دو نَفْل ادا کر کے معنٰی پر نظر رکھتے ہوئے اس طرح حج کی نیَّت کیجئے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اُرِیۡدُ الۡحَجَّ ط فَیَسِّرۡہُ لِیۡ وَ تَقَبَّلۡھُ وَاَعِنِّیۡ عَلَیۡہِ وَبَارِکۡ لِیۡ فِیۡہِ ط نَوَیۡتُ الۡحَجَّ وَاَحۡرَمۡتُ بِہٖ لِلّٰہِ تَعَالٰی ط

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ !میں حج کا ارادہ کرتا ہوں تُو میرے لئے اِسے آسان کر اور مجھ سے قبول فرما اوراِس میں میری مدد کر اور میرے لئے اِس میں بَرَکت دے ، نیّت کی میں نے حج کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اِس کا اِحرام باندھا۔نیَّت کے بعد اِسلامی بھائی بُلند آواز سے اور اِسلامی بہنیں دِھیمی آواز میں تین تین مرتبہ لَبَّیۡک پڑھیں۔اب ایک بار پھر آپ پر اِحرام کی پابندیاں عائد ہو گئیں۔

ایک مُفید مشورہ:اگر آپ چاہیں تو ایک نَفلی طَواف میں حج کے اِضۡطِباع،رَمَل اور سَعۡی سے فارِغ ہو لیجئے،اِس طرح طَوافُ الزِّیارَۃ میں آپ کو رَمَل اور سَعۡی کی ضَرورت نہیں رہے گی۔مگر یہ ذِہن میں رہے کہ 7اور8 کو بھیڑ بَہُت زیادہ ہوتی ہے، نیز 10 کو طَوافُ الزِّیارَۃ میں بھی کافی ہُجُوم ہو تا ہے البتّہ 11 اور 12 کے طَوافُ الزِّیارَۃ میں رَش میں کمی آجاتی ہے اور سَعۡی میں بھی قدرے آسانی رہتی ہے۔

مِنٰی کوروانگی:

آج آٹھویں شب ہے،بعدِ نَمازِ عشاء ہر طرف دُھوم پڑی ہے،سب کو ایک ہی دُھن ہے کہ مِنٰی چلو! آپ بھی تیّار ہو جایئے،اپنی ضَرورِیات کی اَشیاء مَثَلًا تسبیح، مُصلّٰی،قِبلہ نُما،گلے میں لٹکانے والی پانی کی بوتل،ضَرورت کی دوائیں، مُعلِّم کا ایڈریس اور یہ تو ہر وَقت ساتھ ہی ہونا چاہیے تا کہ راستہ بھول جانے یا مَعاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حادِثے یا بے ہوشی کی صُورت میں کام آئے۔اگر حَجَّنیں ساتھ ہیں تو سبز یا کسی بھی نمایاں رنگ کے کپڑے کا ٹکڑا ان کے سر کی پچھلی جانِب بُرقع میں سی لیجئے،تا کہ بھیڑ بھاڑ میں پہچان ہو سکے،راہ چلتے خُصُوصاً رَش میں انہیں اپنے آگے رکھئے اگر آپ آگے رہے اور یہ زیادہ پیچھے رہ گئیں تو بچھڑ سکتی ہیں۔اَخراجات برائے طَعام و قُربانی وغیرہ وغیرہ ساتھ لینا نہ بھولئے،چوطھانہ لیجئے کہ وہاں مَنۡع ہے۔اگر ممکن ہو تو مِنٰی،عَرَفات،مُزۡدَلِفہ

وغیرہ کا سفر پیدل ہی طے کیجئے کہ جب تک مکّہ شریف پلٹیں گے ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں ملیں گی۔ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ راستے بھر لَبَّیک اور ذِکر و دُرُود کی خوب خوب کثرت کیجئے۔ جُوں ہی مِنٰی شریف نظر آئے دُرُود پاک پڑھ کر یہ دُعا پڑھئے:

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ مِنًی فَامْنُنْ عَلَیَّ بِمَا مَنَنْتَ بِہٖ عَلٰی اَوْلِیَائِكَ ط

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! یہ منٰی ہے مجھ پر وہ اِحسان فرما جو تُو نے اپنے اولیاء پر فرمایا۔

اے لیجئے! اب آپ مِنٰی شریف کی حسین وادیوں میں داخِل ہوگئے، مرحبا! کس قَدَر دِلکُشا منظر ہے، کیا زمین، کیا پہاڑ، ہر طرف خیموں کی بہار ہے۔ آپ بھی اپنے مُعلِّم کی طرف سے دیئے ہوئے خَیمے میں قِیام فرمایئے۔ 8 کی ظُہر سے لے کر کل نویں کی فَجر تک پانچ نمازیں آپ کو مِنٰی شریف میں ادا کرنی ہیں کیوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایسا ہی کیا ہے۔

منٰی شریف میں پہلے دن جگہ کیلئے لڑائیاں: مِنٰی شریف کی آج کی حاضِری عظیم عبادت ہے، اور لاکھوں لاکھ حُجّاج اِس عبادت کیلئے جمع ہوگئے ہیں، اس لیے شیطان بھی ایک دم بِپھرا ہوا ہے اور بات بات پر حاجیوں کو غُصّہ دلا رہا ہے، اِس کا یوں بھی اظہار ہو رہا ہے کہ خیموں میں جگہ کیلئے بعض حُجّاج اُلجھنے اور شور شَرابے میں مشغول ہیں۔ آپ شیطان کے وار سے ہوشیار رہئے اگر کوئی حاجی صاحِب آپ کی جگہ پر واقعی قابِض ہوگئے ہیں تو ہاتھ جوڑ کر نرمی سے ان کو سمجھایئے اگر وہ نہیں مانتے اور آپ کے پاس کوئی مُتَبادِل (مُ۔تَ۔بادِل) جگہ بھی نہیں تو جھگڑنے کے بجائے مُعلِّم کے آدمی کو طلب فرمالیجئے، اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ بَہَر حال آپ کو دل بڑا رکھنا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مہمانوں کے ساتھ نرمی اور درگزر سے کام لینا ہے، آج کا دِن بَہُت اَہم ہے ہو سکتا ہے کچھ لوگ گپ شپ کر رہے ہوں، مگر آپ اپنی عِبادت میں لگے رہئے، ہو

سکے تو ان کو نیکی کی دعوت دیجئے کہ یہ بھی ایک اعلیٰ دَرَجے کی عبادت ہے۔ آج آنے والی رات شبِ عَرَفہ ہے، ممکن ہو تو یہ رات ضَرور عبادت میں گزاریئے کہ سونے کے دِن بَہُت پڑے ہیں، ایسے مَواقِع بار بار کہاں نصیب ہوتے ہیں !

دُعائے شبِ عَرَفہ: فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جو شخص عَرَفے کی رات میں یہ دعائیں ہزار مرتبہ پڑھے تو جو کچھ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مانگے گا پائے گا جب کہ گناہ یا قَطعِ رِحم (یعنی رشتے داری کاٹنے) کا سوال نہ کرے۔ (دُعا یہ ہے:)

سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ عَرْشُہٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْاَرْضِ مَوْطِئُہٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ سَبِیْلُہٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی النَّارِ سُلْطَانُہٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْجَنَّۃِ رَحْمَتُہٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْقَبْرِ قَضَائُہٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْھَوَآءِ رُوْحُہٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَآءَ سُبْحٰنَ الَّذِیْ وَضَعَ الْاَرْضَ سُبْحٰنَ الَّذِیْ لَا مَلْجَاءَ وَلَا مَنْجٰی مِنْہُ اِلَّا اِلَیْہِ

پاک ہے وہ جس کا عرش بلندی میں ہے۔ پاک ہے وہ جس کی حکومت زمین میں ہے، پاک ہے وہ کہ جس کا راستہ دریا میں ہے، پاک ہے وہ کہ نار میں اس کی سلطنت ہے، پاک ہے وہ کہ جنّت میں اس کی رَحمت ہے، پاک ہے وہ کہ قبر میں اسی کا حکم ہے، پاک ہے وہ کہ ہوا میں جو روحیں ہیں اسی کی مِلک ہیں، پاک ہے کہ وہ کہ جس نے آسمان کو بُلند کیا، پاک ہے وہ کہ جس نے زمین کو پَست کیا، پاک ہے وہ کہ اس کے عذاب سے پناہ ونجات کی کوئی جگہ نہیں مگر اُسی کی طرف۔

نَویں رات مِنٰی میں گزارنا سنَّتِ مُؤَکَّدہ ہے: راتوں رات مُعلِّموں کی بسیں سُوئے عَرَفات شریف چل پڑتی ہیں اور مِنٰی شریف میں نَویں رات گزارنے کی سُنَّتِ مُؤَکَّدہ لاکھوں حاجیوں کی فوت ہو جاتی ہے۔ بہارِ شریعت میں ہے: اگر رات کو مِنٰی میں رہا مگر صبحِ صادِق ہونے سے پہلے یا نمازِ فجر سے پہلے یا آفتاب نکلنے سے پہلے

عرفات کو چلا گیا تو بُرا کیا۔(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۱۲۰)معلومات کی کمی کے باعث بے شُمار حُجّاج صبحِ صادِق سے قبل ہی نَمازِ فَجر ادا کر لیتے ہیں !جلد بازی سے کام لینے کے بجائے حاجی صاحِبان اپنے مُعلِّم سے مل کر مِنٰی شریف میں رات گزارنے کی ترکیب بنالیجئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کیلئے طُلُوعِ آفتاب کے بعد بس کا بندوبَست ہو جائیگا۔

عرفات شریف کو روانگی:

آج 9 ذُوالْحِجَّۃ کو نَمازِ فجر مُستحب وَقْت میں ادا کر کے لَبَّیک اور ذِکْر و دُعا میں مَشغول رہئے یہاں تک کہ سورج طُلوع ہونے کے بعد مسجِدِ خَیف شریف کے سامنے واقِع کوہِ ثَبِیر پر چمکے، اب دھڑکتے ہوئے دِل کے ساتھ جانبِ عَرَفات شریف چلئے اور راستے بھر لَبَّیک اور ذِکر و دُرُود کی کثرت رکھئے۔ دل کو خیالِ غیر سے پاک کرنے کی کوشِش کیجئے کہ آج وہ دن ہے کہ کچھ کا حج قبول کیا جائے گا اور کچھ کو انہیں مَقبولین کے طفیل بخشا جائیگا۔ مَحروم وہ جو آج مَحروم رہا، اگر وَسوسے آئیں تو اُن سے بھی لڑائی مت باندھئے کہ یوں بھی شیطان کی کامیابی ہے کہ اُس نے آپ کو کسی اور کام پر لگا دیا!بس آپ کی ایک ہی دُھن ہو کہ مجھے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے کام ہے۔یوں کرنے سے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ شیطان ناکام و نامُراد دَفْع ہو گا۔

راہِ عرفات کی دُعا:

مِنٰی شریف سے نکل کر یہ دُعا پڑھ لیجئے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا خَیْرَ غُدْوَۃٍ غَدَوْتُھَا قَطُّ وَقَرِّبْھَا مِنْ رِضْوَانِكَ وَاَبْعِدْھَا مِنْ سَخَطِكَ وَ اَللّٰھُمَّ اِلَیْكَ تَوَجَّھْتُ وَعَلَیْكَ تَوَکَّلْتُ وَلِوَجْھِكَ الْکَرِیْمِ اَرَدْتُّ فَاجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّحَجِّیْ مَبْرُوْرًا وَّارْحَمْنِیْ وَلَاتُخَیِّبْنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ سَفَرِیْ وَاقْضِ بِعَرَفَاتٍ حَاجَتِیْ اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌط

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ !میری اس صبح کو تمام صبحوں سے اچھی بنادے اور اسے اپنی خوشنودی سے قریب کر اور اپنی ناخوشی سے دور کر۔اے اللہ عَزَّوَجَلَّ !میں تیری طرف متوجہ ہوا اور تجھ پر میں نے تَوَکُّل کیا اور تیرے وَجہِ کریم کا ارادہ کیا تو میرے گناہ بخش اور میرے حج کو مَبرور کر اور مجھ پر رَحم فرما اور مجھے محروم نہ کر اور میرے سفر میں میرے لئے بَرَکت عطا فرما اور عَرَفات میں میری حاجت پوری کر، بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

عرفات شریف میں داخِلہ: اے لیجئے!اب آپ عَرَفات شریف کے قریب آپہنچے، تڑپ جایئے اور آنسوؤں کو بہنے دیجئے کہ عَنقَریب آپ اُس مقدّس میدان میں داخِل ہوں گے کہ جہاں آنے والا مَحروم لوٹتا ہی نہیں ۔جب نظر جَبَلِ رَحمت کو چُومے لَبَّیک و دُعامیں اورزِیادہ کوشِش کیجئے کہ اب جو دُعامانگیں گے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ قَبول ہوگی۔ دل سنبھالے، نگاہیں نیچی کئے لَبَّیکی پَیہم تکرار کرتے ہوئے روتے روتے میدانِ عَرَفاتِ پاک میں داخِل ہوں۔

سُبْحٰنَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ !یہ وہ مقدّس مَقام ہے جہاں آج لاکھوں مسلمان ایک ہی لباس (اِحرام) میں مَلبُوس جمع ہیں، ہر طرف لَبَّیک کی صَدائیں گُونج رہی ہیں۔یقین جانئے بے شُمار اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دو نبی حضرتِ سیِّدُنا خِضَر اور حضرتِ سیِّدُنا الیاس عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھی بروزِ عَرَفہ میدانِ عَرَفاتِ مُبارَک میں تشریف فرما ہوتے ہیں۔ اب آپ بخوبی آج کے دِن کی اَہَمِیَّت کا اندازہ لگاسکتے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق سے مروی ہے: کچھ گناہ ایسے ہیں جن کا کفّارہ وُقُوفِ عَرَفہ ہی ہے۔(یعنی وہ صِرف وُقُوفِ عَرَفات سے ہی مِٹتے ہیں)(قوتُ القلوب ج ۲ ص ۱۹۹)

یومِ عرفہ کے دو عظیم الشّان فضائل: {۱} عرفے سے زیادہ کسی دن میں اللہ تعالٰی اپنے بندوں کو جہنّم سے آزاد نہیں کرتا پھر ان کے ساتھ ملائکہ پر مُباہات (یعنی فخر) فرماتا ہے۔ (مسلمص ۷۰۳ حدیث ۱۳۴۸)

{۲} عرفے سے زیادہ کسی دن میں شیطان کو زیادہ صغیر و ذلیل و حقیر اور غیظ (یعنی سخت غصّے) میں بھرا ہوا نہیں دیکھا گیا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس دن میں رَحمت کا نُزُول اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بندوں کے بڑے بڑے گناہ مُعاف فرمانا شیطان دیکھتا ہے۔ (موطّا امام مالک ج ۱ ص ۳۸۶ حدیث ۹۸۲)

کسی نے جب عورتوں کو دیکھا: ایک شخص نے عرفہ کے دن عورَتوں کی طرف نظر کی، رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمنے فرمایا: "آج وہ دن ہے کہ جو شخص کان اور آنکھ اور زَبان کو قابو میں رکھے، اُس کی مغفِرت ہو جائے گی۔" (شُعَبُ الْاِیمان ج ۳ ص ۴۶۱ حدیث ۴۰۷۱)

عرفات میں کنکروں کو گواہ کرنے کی ایمان افروز حِکایت: حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم واسِطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے ایک بار حج کے موقع پر میدانِ عَرَفات میں سات کنکر ہاتھ میں اٹھائے اور اُن سے فرمایا: اے کنکرو! تم گواہ ہو جاؤ کہ میں کہتا ہوں: "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ" ترجمہ: اللہ تَعَالٰی کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلّم) اس کے بندۂ خاص اور رسول ہیں۔ پھر جب سوئے تو خواب میں دیکھا کہمحشر برپا ہے اور حساب کتاب ہو رہا ہے، ان سے بھی حساب لیا جاتا ہے اور حکمِ دوزخ سنایا جاتا ہے، اب فِرِشتے سوئے جہنَّم لیے جا رہے ہیں جب جہنّم کے دروازے پر پہنچتے ہیں تو اُن سات کنکروں میں سے ایک کنکر دروازے پر آ کر روک بن جاتا ہے پھر دوسرے دروازے پر پہنچے تو دوسرا کنکر اِسی طرح دروازے کے آگے آ گیا، یونہی جہنَّم کے ساتوں دروازوں پر ہوا پھر ملائکہ عرشِ مُعلّٰی کے پاس لے کر حاضِر ہوئے۔ اللہ تَعَالٰی نے ارشاد فرمایا: اے ابراہیم! تو نے کنکروں کو اپنے ایمان پر گواہ رکھا تو ان بے جان پتّھروں نے تیرا حقّ ضائع نہ کیا، تو میں تیری گواہی کا حقّ کیسے ضائع کر سکتا ہوں! پھر اللہ تبارَکَ وَتَعَالٰی نے فرمان جاری کیا کہ

اسے جنَّت کی طرف لے جاؤ چُنانچِہ جب جنَّتکی طرف لے جایا گیاتو جنَّت کا دروازہ بند پایا، کلِمۂ پاک کی گواہی آئی اور آپ رَحْمَۃُاللہِ تَعالٰی عَلَیْہِ جنَّت میں داخِل ہو گئے۔(دُرۃ النا صحین ص ۳۷)

خوش نصیب حاجیو اور حجّنو!: آپ بھی میدانِ عَرَفات میں سات کنکر اُٹھا کر مذکورہ کلمہ یا کلمۂ شہادت پڑھ کر اُن کو گواہ بنا کر واپَس وَہیں رکھ دیجئے نیز دنیا میں جہاں بھی ہوں موقع ملنے پر دَرَختوں، پہاڑوں، دریاؤں، نہروں اور بارِش کے قطروں وغیرہ وغیرہ کو کلمہ شریف سُنا کر اپنے ایمان کا گواہ بناتے رہئے۔

وُقوفِ عرفات شریف کے 9مَدَنی پھُول

{۱}جب دوپہَر قریب آئے تو نہاؤ کہ سُنَّتِ مُؤَکّدہ ہے اور نہ ہو سکے تو صِرف وُضو۔(بہارِ شریعت ج۱ ص ۱۱۲۳){۲} آج یعنی 9ذُوالْحِجَّۃ کو دوپہر ڈھلنے (یعنی نَمازِ ظہر کا وَقت شروع ہونے) سے لے کر دسویں کی صبحِ صادِق کے دَرمِیان جو کوئی اِحرام کے ساتھ ایک لمحے کے لئے بھی عَرَفاتِ پاک میں داخِل ہوا وہ حاجی ہو گیا، آج یہاں کا وُقوف حج کا رُکنِ اعظم ہے{۳} عَرَفات شریف میں وَقتِ ظُہر میں ظُہر و عَصر مِلا کر پڑھی جاتی ہے [1]مگر اِس کی بعض شرائِط ہیں {۴} حاجی کو آج بے روزہ ہونا اور ہر وَقت باوُضو رہنا سُنَّت ہے{۵} جَبَلِ رَحْمت کے قریب جہاں سیاہ پتّھر کا فرش ہے وہاں وُقُوف کرنا افضل ہے{۶} بعض لوگ "جَبَلِ رَحْمت" کے اُوپر چڑھ جاتے اور وہاں سے کھڑے کھڑے رُومال ہلاتے رہتے ہیں، آپ ایسا نہ کیجئے اور اُن کی طرف بھی دِل میں بُرا خیال نہ لایئے، آج کا دِن اَوروں کے عَیب دیکھنے کا نہیں، اپنے عَیبوں پر شَرمُساری اور گِریہ وزاری کا ہے{۷}وُقوف کے لیے کھڑا رہنا افضل ہے شرط یا واجِب نہیں، بیٹھا رہا جب بھی وُقُوف ہو گیا وُقوف میں نیّت اور رُو بقبلہ ہونا افضل ہے{۸} نمازوں کے بعد فوراً وُقوف کرنا سنَّت ہے۔(بہارِ شریعت ج۱ ص ۱۱۲۴) {۹} مَوقِف (یعنی ٹھہرنے کی جگہ)میں ہر طرح کے سائے حتّٰی کہ چھتری لگانے سے بچئے، ہاں

جو مجبور ہے وہ معذور ہے۔ (ایضاًص۱۱۲۸) چھتری لگائیں تو مَرد یہ احتیاط فرمائیں کہ سر سے مَس (TOUCH) نہ ہو ورنہ کفّارے کی صورتیں پیدا ہو سکتی ہیں۔

اِمامِ اَہلسُنَّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی خاص نصیحت: بد نگاہی ہمیشہ حرام ہے نہ کہ اِحرام میں، نہ کہ مَوقِف یا مسجدُ الحرام میں، نہ کہ کعبے کے سامنے، نہ کہ طَوافِ بیتُ اللّٰہ میں۔ یہ تمہارے اِمتحان کا موقع ہے، عورَتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ یہاں مُنہ نہ چھپاؤ اور تمہیں حکم دیا گیا ہے کہ اُن کی طرف نگاہ نہ کرو، یقین جانو کہ یہ بڑے عزّت والے بادشاہ کی باندیاں ہیں اور اِس وَقت تم اور وہ سب خاص دربار میں حاضِر ہو، بِلاتَشبِیہ شیر کا بچّہ اُس کی بغل میں ہو اُس وَقت کون اُس کی طرف نگاہ اُٹھا سکتا ہے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ واحدِ قہّار کی کنیزیں کہ اُس کے دربارِ خاص میں حاضِر ہیں، اُن پر بد نگاہی کس قَدَر سخت ہو گی۔ وَ لِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰىؕ (ترجَمۂ کنزالایمان: اور اللّٰہ کی شان سب سے بلند۔ (پ۱۴، النحل: ۶۰)) ہاں ہاں! ہوشیار! اِیمان بچائے ہوئے، قلب و نگاہ سنبھالے ہوئے، حَرَم (یاد رہے! عرفات حدودِ حرم سے باہَر ہے) وہ جگہ ہے جہاں گناہ کے اِرادے سے بھی پکڑا جاتا ہے اور ایک گناہ لاکھ کے برابر ٹھہرتا ہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ خیر کی توفیق دے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج ۱۰ ص ۷۵۰)

عرفات شریف کی دُعائیں (عَرَبی)

دوپَہَر کے وَقت دَورانِ وُقوف مَوقِف میں مندرَجۂ ذَیل کلمۂ توحید، سورۂ اِخلاص شریف اور پھر اس کے بعد دِیا ہُوا دُرُود شریف سو سو بار پڑھنے والے کی بحُکمِ حدیث بخشش کر دی جاتی ہے، نیز اگر وہ تمام عَرَفات شریف والوں کی سفارِش کر دے تو وہ بھی قبول کر لی جائے۔

یہ کلمۂ توحید 100 بار پڑھیئے: لَآاِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ط لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَھُوَعَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌط

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کیلئے مُلک ہے اور تمام خُوبیاں اُسی کے لیے ہیں، وُہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔ سورۂ اِخلاص شریف 100 بار (ج) یہ دُرُود شریف 100 بار پڑھیئے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی (سَیِّدِنَا) اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ (سَیِّدِنَا) اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَّعَلَیْنَا مَعَھُمْ ط

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے سردار حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسَلَّم پر دُرود بھیج جس طرح تونے دُرود بھیجے ہمارے سردار حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام پر اور ہمارے سردار حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی آل پر، بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے اور ہم پر بھی ان کے ساتھ۔ اَللہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ تین بار پھر کلمۂ توحید ایک بار اس کے بعد یہ دُعا تین بار پڑھیئے: اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ بِالْھُدٰی وَنَقِّنِیْ وَاعْصِمْنِیْ بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْلِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی ط

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ کو ہدایت کے ساتھ رہنمائی کر اور پاک کر اور پرہیز گاری کے ساتھ گناہ سے محفوظ رکھ اور دنیا و آخرت میں میری مغفرت فرما۔ اس کے بعد ایک بار یہ دُعا پڑھیئے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا ط اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَالَّذِیْ نَقُوْلُ وَخَیْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ ط اَللّٰھُمَّ لَکَ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ وَ اِلَیْکَ مَاٰبِیْ وَلَکَ رَبِّ تُرَاثِیْ ط اَللّٰھُمَّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَۃِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ ط اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَجِیْٓءُ بِہِ الرِّیْحُ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِیْٓءُ بِہِ الرِّیْحُ ط اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا بِالْھُدٰی وَ زَیِّنَّا بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْلَنَا فِی الْاٰخِرَۃِ وَ الْاُوْلٰی ط اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ رِزْقًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا ط

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ اَمَرْتَ بِالدُّعَآءِ وَ قَضَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ بِالْاِجَابَةِ وَ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَلَا تَنْکُثُ عَھْدَكَ ط اَللّٰھُمَّ مَا اَحْبَبْتَ مِنْ خَیْرٍ فَحَبِّبْہُ اِلَیْنَا وَیَسِّرْہُ لَنَا وَمَا کَرِھْتَ مِنْ شَرٍّ فَکَرِّھْہُ اِلَیْنَا وَجَنِّبْنَاہُ وَلَا تَنْزِعْ مِنَّا الْاِسْلَامَ بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا ط اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ تَرٰی مَکَانِیْ وَ تَسْمَعُ کَلَامِیْ وَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَ عَلَانِیَتِیْ وَلَا یَخْفٰی عَلَیْكَ شَیْءٌ مِّنْ اَمْرِیَ اَنَا الْبَآئِسُ الْفَقِیْرُ الْمُسْتَغِیْثُ الْمُسْتَجِیْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْۢبِہٖ اَسْئَلُكَ مَسْأَلَةَ الْمِسْکِیْنِ وَاَبْتَھِلُ اِلَیْكَ اِبْتِھَالَ الْمُذْنِبِ الذَّ لِیْلِ وَاَدْعُوْكَ دُعَآءَ الْخَآئِفِ الْمُضْطَرِّ دُعَآءَ مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُہٗ وَفَاضَتْ لَكَ عَیْنَاہُ وَنَحِلَ لَكَ جَسَدُہٗ وَرَغِمَ اَنْفُہٗ ط اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْنِیْ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِیًّا وَّ کُنْ بِیْ رَءُوْفًا رَّحِیْمًا یَا خَیْرَ الْمَسْئُوْلِیْنَ وَ خَیْرَ الْمُعْطِیْنَ۔ ترجمہ:

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس حج کو مبرور کر اور گناہ بخش دے۔ الٰہی! تیرے لئے حمد ہے جیسی ہم کہتے ہیں اور اس سے بہتر جس کو ہم کہیں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری نماز وعبادت اور میرا جینا اور مرنا تیرے ہی لئے ہے اور تیری ہی طرف میری واپسی ہے اور اے پروردگار! تو ہی میرا وارِث ہے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذابِ قبر اور سینے کے وَسوَسے اور کام کی پراگندگی (پریشانی) سے۔ الٰہی! میں سُوال کرتا ہوں اُس چیز کی خیر کا جس کو ہَوا لاتی ہے اور اُس چیز کے شَر سے پناہ مانگتا ہوں جسے ہَوا لاتی ہے۔ الٰہی! ہدایت کی طرف ہم کو رہنمائی کر اور تقویٰ سے ہم کو زینت عنایت کر اور آخرت اور دنیا میں ہم کو بخش دے۔ الٰہی! میں رزقِ پاکیزہ اور بابَرَکت کا تجھ سے سُوال کرتا ہوں۔ الٰہی! تُو نے دعا کرنے کا حکم دیا اور قبول کرنے کا ذِمّہ تو نے خود لیا اور بے شک تو وعدے کے خلاف نہیں کرتا اور اپنے عَہد کو نہیں توڑتا۔ الٰہی! جو اچّھی باتیں تجھے محبوب ہیں انہیں ہماری محبوب کر دے اور ہمارے لئے میسر کر اور جو بُری باتیں تجھے ناپسند ہیں انہیں ہماری ناپسند کر اور ہم کو ان سے بچا اور اسلام کی طرف تُو نے ہم کو ہدایت فرمائی تو اس کو ہم سے جدا نہ کر۔ الٰہی! تو میرے مکان کو دیکھتا اور میرے کلام کو سنتا ہے اور میرے پوشیدہ اور ظاہِر کو جانتا ہے کہ میرے کام میں سے

کوئی شے تجھ پر مخفی (یعنی چُھپی) نہیں۔ میں نامُراد، محتاج، فریاد کرنے والا، پناہ چاہنے والا، تجھ سے ڈرنے والا، اپنے گناہ کا مُقِرّ و مُعترف (یعنی اقرار و اعتِراف کرنے والا) ہوں، مسکین کی طرح تجھ سے سُوال کرتا ہوں اور گنہگار ذلیل کی طرح تجھ سے عاجِزی کرتا ہوں اور ڈرنے والے مُضطَر کی طرح تجھ سے دُعا کرتا ہوں، اُس کی مِثل دُعا جس کی گردن تیرے لئے جھکی ہوئی اور آنکھیں جاری اور بدن لاغر اور ناک خاک میں ملی ہے۔ اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! تُو اپنی ہدایت سے مجھے محروم نہ کر اور مجھ پر بَہُت مہربان ہو جا اے بہت بہتر سُوال کئے گئے اور بہتر دینے والے۔

اَمیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے راوی کہ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ میری اور اَنبیاء کی دُعا عَرَفہ کے دِن یہ ہے:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ط لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا ط اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَّسَاوِسِ الصَّدْرِ وَتَشْتِیْتِ الْاَمْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ط اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَشَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّھَارِ وَشَرِّ مَا تَھُبُّ بِہِ الرِّیْحُ وَشَرِّ بَوَآئِقِ الدَّھْرِ ط۔ ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے سب خوبیاں ہیں، وہ زندہ ہے اور اسے کبھی موت نہیں آئے گی اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! میری قُوّتِ سَماعت کو نور کر اور میری نظر کو نور کر اور میرے دل میں نور بھر دے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میرا سینہ کھول دے اور میرا کام آسان کر اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں سینے کے وَسوَسوں اور کام کی پراگندگی (انتشار) اور عذابِ قبر سے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ

!میں تیری پناہ مانگتا ہوں اُس کی بُرائی سے جو رات میں داخِل ہوتی ہے اور اُس کی بُرائی سے جو دن میں داخِل ہوتی ہے۔

باب القران

سوال: حج قران کا حکم اور طریقہ بیان کریں؟

جواب: حکم:

حج قران ہمارے نزدیک حج تمتع اور اِفراد سے افضل ہے۔

طریقہ:

قران کی تعریف: حج اور عمرہ دونوں کا اکھٹے احرام باندھ کر سب سے پہلے عمرہ ادا کرنا اور اسی احرام میں رہتے ہوئے پھر حج ادا کرنے کو "حج قران" کہتے ہیں اور یہ سب سے افضل حج ہے۔

حجِ قران کا مکمل طریقہ: حج کے مہینوں میں میقات پہنچ کر یا میقات سے پہلے یا گھر ہی سے غسل وغیرہ سے فارغ ہو کر احرام کے کپڑے پہنے، پھر دو رکعت نماز پڑھے، میقات پہنچنے سے پہلے عمرہ اور حج دونوں کی نیت کریں اور پھر تلبیہ پڑھے، جب مکہ مکرمہ پہنچ جائے تو مسجدِ حرام میں مسجد کے آداب کے ساتھ داخل ہو جائے اور پھر سب سے پہلے عمرہ کا طواف کریں۔ طواف کی کیفیت ایسی ہو کہ "اضطباع" (یعنی احرام کے چادر کو داہنے بازو کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالیں) اور "رمل" (یعنی مرد طواف کے پہلے تین چکروں میں اکڑ کر شانہ کو ہلاتے ہوئے چلے اور قدم قریب قریب رکھیں، اگر بھیڑ نہ ہو تو تیزی سے چلے) اور جب طواف سے فارغ ہو جائے تو دو رکعت نفل مقامِ ابراہیم کے پاس پڑھے، اگر مقام ابراہیم کے پاس جگہ

نہ ہو تو مسجدِ حرام میں جہاں کہیں بھی جگہ ملے تو وہی دو رکعت نفل پڑھیں، پھر زمزم کا پانی پیئے اور اب حجر اسود کا استلام کریں اور عمرہ کی سعی کریں، سعی کرنے کے بعد عمرہ کے افعال پورے ہو جائیں گے، عمرہ کی سعی کے بعد نہ حلق کرے اور نہ قصر، کیوں کہ حج کا احرام ابھی باقی ہے۔ سعی کے فوراً بعد یا دوسرے وقت طوافِ قدوم کرلے ورنہ اپنے اپکو وقوف عرفہ سے پہلے پہلے طوافِ قدوم سے فارغ کریں اور اگر چاہے تو طوافِ قدوم کے بعد ہی حج کی سعی کرلے۔ عمرہ اور طوافِ قدوم سے فارغ ہونے کے بعد احرام ہی کی حالت میں احرام کی پابندی کریں اور مکہ مکرمہ میں قیام کریں۔ آٹھ ذی الحجہ کو یا اس سے پہلے منی چلے جائے، نویں ذی الحجہ کو وہاں سے عرفات جائے، منی، عرفات اور مزدلفہ کے احکام کے اندر حج قران اور حج افراد میں کوئی فرق نہیں ہے۔ دسویں ذی الحجہ کو منی میں جمرہ عقبہ (جو بالکل آخر میں بڑا شیطان ہے) اس پر رمی کریں اور اس کے بعد حج قران کے شکریہ میں منی یا حرم کے حدود میں " دمِ شکر " کی قربانی ادا کرے اور اس کے بعد سر کے بال منڈوائے یا قصر کریں (یعنی ایک پورے کے برابر کتروا کر) حلال ہو جائے اور ابھی جو بھی سلے ہوئے کپڑے ہو، پہن لے، اب آپ پر احرام کی تمام پابندیاں ختم ہو گئی مگر ایک پابندی باقی ہے، اور وہ یہ ہے کہ عورت سے بوس و کنار اور صحبت نہ کریں، ایسا کرنا منع ہے، البتہ طوافِ زیارت کے بعد یہ پابندی بھی ختم ہو جاتی ہے، اب اگر کسی نے طوافِ قدوم کے بعد حج کی سعی نہ کی ہو تو طوافِ زیارت کے بعد ہی حج کی سعی کریں، اور واپس آنے کے وقت طوافِ وداع بھی کریں، اب اپکے حج کے تمام اعمال مکمل ہو گئے۔

واضح ہو کہ طواف اور اس کے متعلقات سے فارغ ہو کر جب سعی کے لیے جانا ہو تو پہلے ایک مرتبہ پھر حجر اسواد کا استلام کرے، جیسا کہ دورانِ طواف کیا جاتا ہے اور استلام کرتے ہوئے یہ دعا پڑھے (بسم اللہ اللہ اکبر وللہ الحمد والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ)۔ اس کے بعد باب الصفا سے نکل کر صفا پہاڑی پر جائے، صفا کے قریب پہنچ کر یہ دعا پڑھے «أبدأ بما بدأ اللہ بہ» {إن الصفا

والمروۃمن شعائر اللہ}[البقرۃ: 158]صفا پہاڑی پر پہنچنے کے بعد ایسی جگہ کھڑا ہو جہاں سے بیت اللہ شریف نظر آئے، چنانچہ بیت اللہ کی طرف رخ کرکے یہ کلمات تین مرتبہ پڑھے:(اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ)اس کے بعد یہ دعا بھی تین مرتبہ پڑھے:(لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر، لا الٰہ الا اللہ وحدہ، أنجز وعدہ، ونصر عبدہ، وھزم الاحزاب وحدہ)اس کے بعد اپنے لیے جو دعا مانگنی ہو، وہ مانگ لی جائے، دعا سے فارغ ہونے کے بعد سعی کی نیت کرے کہ:"میں سعی کی نیت کرتا ہوں، اے اللہ!اس کو میرے لیے آسان فرمادیجیے اور قبول فرمالیجیے"اس کے بعد مروہ کی طرف آہستہ آہستہ روانہ ہو، جب سبز لائٹوں کے قریب پہنچ جائے تو ان کے درمیان درمیانی رفتار سے ڈورے، سبز لائٹ پار کرلینے کے بعد پھر اسی طرح عام رفتار سے مروہ کی طرف چلے، سعی کے دوران یہ دعا پڑھے(رب اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم، انک انت الاعز الاکرم)اس کے علاوہ دیگر مسنون دعائیں بھی پڑھی جاسکتی ہیں، جب مروہ پہنچ جائے تو بیت اللہ کی طرف رخ کرکے اسی طرح دعامانگے جس طرح صفا پر مانگی، یہ سعی کا ایک چکر ہو گیا، اس کے بعد صفا کی طرف روانہ ہو اور میلین اخضرین(سبز لائٹوں)کے درمیان درمیانی رفتار سے دوڑے اور صفا پر پہنچ کر بیت اللہ کی طرف رخ کرکے اسی طرح دعامانگے، یہ دوسرا چکر مکمل ہو گیا، یاد رہے کہ صفا مروہ پر استلام ثابت نہیں، لہذا اس سے اجتناب لازم ہے۔مذکور طریقہ سے جب ساتواں چکر مروہ پر پورا کرلے تو آخر میں دو رکعات نفل ادا کرے، لیکن مروہ پر نہیں، بلکہ مروہ سے نیچے اتر کر حرم شریف میں کسی بھی جگہ پڑھ لے، اس کے بعد حلق یا قصر کرالے۔جبکہ دورانِ سعی اگر نماز کا وقت ہو جائے تو سعی موقوف کرلے اور نماز کے بعد اسی جگہ سے سعی شروع کرے۔

باب التمتع

سوال:حج تمتع کا طریقہ بیان کر دیں؟

تمتع کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ اپنے ساتھ قربانی کا جانور لایا۔ دوسری یہ کہ نہ لائے۔ جو جانور نہ لایا وہ میقات سے عمرہ کا احرام باندھے،مکہ معظمہ میں آکر طواف وسعی کرے اور سر مونڈائے اب عمرہ سے فارغ ہو گیا اور طواف شروع کرتے ہی یعنی سنگِ اَسود کو بوسہ دیتے وقت لبیک ختم کر دے اب مکہ میں بغیر احرام رہے۔ آٹھویں ذی الحجہ کو مسجد الحرام شریف سے حج کا احرام باندھے اور حج کے تمام افعال بجالائے مگر اس کے لیے طوافِ قدوم نہیں اور طوافِ زیارت میں یا حج کا احرام باندھنے کے بعد کسی طوافِ نفل میں رَمَل کرے اور اس کے بعد سعی کرے اور اگر حج کا احرام باندھنے کے بعد طوافِ قدوم کر لیا ہے (اگرچہ اس کے لیے یہ طواف مسنون نہ تھا) اور اس کے بعد سعی کر لی ہے تو اب طوافِ زیارت میں رَمَل نہیں،خواہ طوافِ قدوم میں رَمَل کیا ہو یا نہیں اور طوافِ زیارت کے بعد اب سعی بھی نہیں، عمرہ سے فارغ ہو کر حلق بھی ضروری نہیں۔ اُسے یہ بھی اختیار ہے کہ سر نہ مونڈائے بدستور مُحرم رہے۔یوہیں مکہ معظمہ ہی میں رہنا اُسے ضرور نہیں، چاہے وہاں رہے یا وطن کے سوا کہیں اور مگر جہاں رہے وہاں والے جہاں سے احرام باندھتے ہیں یہ بھی وہیں سے احرام باندھے، اگر مکہ مکرمہ میں ہے تو یہاں والوں کی طرح احرام باندھے اور اگر حرم سے باہر اور میقات کے اندر ہے تو حِل میں احرام باندھے اور میقات سے بھی باہر ہو گیا تو میقات سے باندھے۔ یہ اُس صورت میں ہے، جب کہ کسی اور غرض سے حرم یا میقات سے باہر جانا ہو اور اگر احرام باندھنے کے لیے حرم سے باہر گیا تو اُس پر دَم واجب ہے مگر جب کہ وقوف سے پہلے مکہ میں آگیا تو ساقط ہو گیا اور مکہ معظمہ میں رہا تو حرم میں احرام باندھے اور بہتر یہ ہے کہ مکۂ معظمہ میں ہو اور اس سے بہتر یہ کہ

مسجد حرم میں ہو اور سب سے بہتر یہ کہ حطیم شریف میں ہو۔ یوہیں آٹھویں کو احرام باندھنا ضرور نہیں، نویں کو بھی ہو سکتا ہے اور آٹھویں سے پہلے بھی بلکہ یہ افضل ہے۔ تمتع کرنے والے پر واجب ہے کہ دسویں تاریخ کو شکرانہ میں قربانی کرے، اس کے بعد سر مونڈائے۔ اگر قربانی کی استطاعت نہ ہو تو اُسی طرح روزے رکھے جو قِران والے کے لیے ہیں۔ اگر اپنے ساتھ جانور لے جائے تو احرام باندھ کر لے چلے اور کھینچ کر لے جانے سے ہانکنا افضل ہے۔ ہاں اگر پیچھے سے ہانکنے سے نہیں چلتا تو آگے سے کھینچے اور اُس کے گلے میں ہار ڈال دے کہ لوگ سمجھیں یہ حرم میں قربانی کو جاتا ہے، اور ہار ڈالنا جُھول ڈالنے سے بہتر ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس جانور کے کوہان میں دہنی یا بائیں جانب خفیف سا شگاف کر دے کہ گوشت تک نہ پہنچے، اب مکہ معظمہ میں پہنچ کر عمرہ کرے اور عمرہ سے فارغ ہو کر بھی مُحرم رہے جب تک قربانی نہ کر لے۔ اُسے سر مونڈانا جائز نہیں جب تک قربانی نہ کر لے ورنہ دَم لازم آئے گا پھر وہ تمام افعال کرے جو اس کے لیے بتائے گئے کہ جانور نہ لایا تھا اور دسویں تاریخ کو رَمی کر کے سر مونڈائے اب دونوں احرام سے ایک ساتھ فارغ ہو گیا۔ جو جانور لایا اور جو نہ لایا دونوں میں فرق یہ ہے کہ اگر جانور نہ لایا اور عمرہ کے بعد احرام کھول ڈالا اب حج کا احرام باندھا اور کوئی جنایت واقع ہوئی تو جرمانہ مثل مُفرِد کے ہے اور وہ احرام باقی تھا تو جرمانہ قارِن کی مثل ہے اور جانور لایا ہے تو بہر حال قارِن کی مثل ہے۔ میقات کے اندر والوں کے لیے قِران و تمتّع نہیں، اگر کریں تو دَم دیں۔

بابُ الجِنایات

سوال: اگر مُحرِم خوشبو لگا لے، رنگا ہوا کپڑا پہن لے یا اپنا سر ڈھانپ لے تو اس پر دم لازم آئے گا؟

جواب: درج ذیل ہے:

- اگر مُحرم نے خوشبو لگالی تو اس پر کفارہ لازم ہے۔
- اگر مکمل عضو یا اس سے زیادہ پر خوشبو لگائی تو دم لازم ہے۔
- اگر ایک عضو سے کم حصہ پر خوشبو لگائی تو پھر صدقہ لازم ہے۔
- اگر کسی نے رنگا ہوا کپڑا پہن لیا یا مکمل سر ڈھانپ لیا تو اس پر دم لازم ہے۔
- اور اگر مکمل سر نہیں ڈھانپا تو پھر صدقہ کرے۔

سوال: اگر مُحرِم نے سر کا حلق کروالیا یا اپنے ناخن کاٹ لیے تو اس پر کیا حکم ہے؟

جواب: درج ذیل ہے:

- اگر چوتھائی سر یا زیادہ کا حلق کروایا تو دم لازم ہے۔
- اور اگر چوتھائی حصہ سے کم ہو تو پھر صدقہ لازم ہے۔
- اگر دونوں ہاتھ یا دونوں پاؤں یا ایک ہاتھ یا ایک پاؤں کے ناخن کاٹے تو اس پر دم لازم ہے۔
- اور اگر مکمل ایک ہاتھ یا پاؤں کے ناخن نہیں کاٹے تو اس پر صدقہ لازم ہے۔

سوال: اگر محرم نے اپنی بیوی کا بوسہ لیا یا شہوت کے ساتھ چھویا یا جماع کر لیا تو اس پر کیا حکم ہے؟

جواب: درج ذیل ہے:

- اگر محرم نے شہوت کے ساتھ بیوی کو چھویا یا بوسہ لیا تو اس پر دم لازم ہے۔
- اگر وقوف عرفہ سے پہلے جماع کر لیا تو حج فاسد ہو جائے گا اور اس کی قضا کرنا ہو گی۔

- لیکن اگر وقوفِ عرفہ کے بعد جماع کیا تو اس کا حج فاسد نہیں ہو گا اور اس پر بدنہ کی صورت میں دم لازم ہو گا۔
- اگر حلق کروانے کے بعد جماع کیا تو اس پر بکری کا دم لازم ہو گا۔
- اگر محرم نے عمرہ میں طواف کے چار چکر مکمل کرنے سے پہلے جماع کر لیا تو اس کا عمرہ فاسد ہو جائے گا جس کی قضا اور ایک بکری کی صورت میں دم لازم ہو گا۔
- اور اگر چار چکر مکمل کرنے کے بعد جماع کیا تو اس پر بکری کا دم لازم ہے، عمرہ فاسد نہیں ہو گا۔

سوال: اگر محرم نے طواف حالت حدث یا حالت جنابت میں کیا تو اس پر کیا حکم ہے؟

جواب: درج ذیل ہے:

- اگر طواف قدوم حالت حدث میں کیا تو اس پر صدقہ لازم ہے۔
- اور اگر حالت جنابت میں کیا تو بکری کا دم لازم ہو گا۔
- اگر طواف زیارت حالت حدث میں کیا تو بکری کا دم لازم ہے۔
- اور اگر حالت جنابت میں کیا تو بدنہ لازم ہے۔
- اگر طواف صدر حالت حدث میں کیا تو اس پر صدقہ لازم ہے اور اگر حالت جنابت میں کیا تو بکری کا دم لازم ہو گا۔

باب الاِحصار

سوال: اگر محرم کو احرام باندھنے کے بعد حج کرنے سے روک لیا گیا یا بیماری کی وجہ سے وہ حج کے افعال نہ کر سکے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: جو دشمن کے روکنے کے سبب یا بیماری کی وجہ سے حج یا عمرہ کے افعال نہ سر انجام دے سکے تو وہ ایک بکری حرم میں بھیجے جہاں اس کو ذبح کیا جائے اس کے بعد وہ احرام کھول سکتا ہے۔ اگر حج قران کرنے والا ہو تو پھر دو دم بھیجے۔ پھر اگر محرم کو حج سے روکا گیا تو بعد میں حج اور عمرہ کی قضا کرے گا۔ اور اگر عمرہ سے روکا گیا تو بعد میں صرف عمرہ کی قضا کرے۔ اگر حج قران سے روکا گیا تو ایک حج اور دو عمروں کی قضا کرے۔

باب الفوات

سوال: اگر کسی نے حج کا اِحرام باندھا اور وقوف عرفہ نہ کر سکا تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی کا وقوف عرفہ فوت ہو گیا حتیٰ کہ یوم النحر کی فجر طلوع ہو گئی تو اس کا حج فوت ہو گیا اور اس کے لیے حکم یہ ہے کہ طواف کرے، سعی کرے پھر احرام کھول دے اور اگلے سال حج کی قضا کرے۔

نوٹ: عمرہ کی قضا نہیں ہوتی اور یہ پورے سال میں کسی وقت بھی ہو سکتا ہے سوائے پانچ ایام کے: یوم عرفہ، یوم النحر اور ایام تشریق۔

باب الہدی

سوال: ہدی کون کون سے جانوروں کی ہو سکتی ہے اور کس کی نہیں؟

جواب: ہدی تین جانوروں کی ہو سکتی ہے: اونٹ، گائے، بکری۔

درج ذیل جانور ہدی میں نہیں دیے جاسکتے:

- جس کا اکثر یا سارا کان کٹا ہوا ہو۔
- جس کی دم کٹی ہوئی ہو۔
- پاؤں کٹے ہوئے ہوں۔
- جس کی آنکھ نہ ہو۔
- لنگڑا جس کا لنگڑا پن واضح ہو۔

کتاب البیوع

سوال:بیوع کو مصنف نے جمع کے لفظ کے ساتھ کیوں ذکر کیا ہے حالانکہ لفظ بیع مصدر ہے اور مصدر کے بارے اصول ہے"المصدر کالمخنث لایجمع ولایذکر ولایؤنث "کہ مصدر مخنث کی طرح ہوتا ہے اسے جمع،مذکر ومؤنث نہیں لایا جاتا ہے؟

جواب:اس کی دو وجوہات ہیں:

- بیع کی اقسام کی کثرت کی وجہ سے اس کو جمع ذکر کیا ہے کیونکہ بیع، مبیع اور ثمن میں سے ہر ایک کی کثیر اقسام ہیں بیع کی اقسام جیسے:بیع نافذ(جو فی الحال حکم کا فائدہ دے)،بیع موقوف(جو اجازت کے وقت حکم کا فائدہ دے)،بیع فاسد(جو قبضہ کے ساتھ حکم کا فائدہ دے)،بیع باطل(جو اصلاً ملک کا فائدہ نہ دے)۔مبیع کے اعتبار سے اقسام جیسے: مقایضہ(سامان کی سامان کے بدلے بیع)، صرف(ثمن کی ثمن کے بدلے بیع)،سلم(ثمن کی عین کے بدلے بیع)،مطلق(عین کی ثمن کے بدلے بیع)۔ثمن کے اعتبار سے اقسام جیسے:مرابحہ(پہلے ثمن پر زیادتی کے ساتھ بیع کرنا)، تولیہ(پہلے ثمن پر بیع کرنا بغیر زیادتی کے)،وضیعہ(پہلے ثمن پر کمی کے ساتھ بیع کرنا)،مساومہ(بغیر کمی بیشی کے ساتھ بیع کرنا)۔
- بیع مصدر ہے اور مصدر مبنی للفاعل یا مفعول ہوتی ہے اور یہاں مبنی للمفعول ہے یعنی بیع بمعنیٰ مبیع ہے لہذا مفعول کے اعتبار سے اس کو جمع لایا گیا۔

سوال:بیع کا لغوی واصطلاحی معنی بیان کردیں؟

جواب: بیع کا لغوی معنیٰ: ایک چیز کا دوسری کے ساتھ مقابلہ کرنا مال ہو یا نہ ہو۔

بیع کا اصطلاحی معنیٰ: مخصوص طریقے کے ساتھ مرغوب فیہ چیز کا مرغوب فیہ چیز کے ساتھ تبادلہ کرنا چاہے قولاً ہو یا فعلاً۔ قولاً جیسے: ایجاب و قبول کے ساتھ بیع کرنا، فعلاً جیسے: تعاطی کے طور پر بیع کرنا۔

سوال: بیع کی شرط، حکم اور محل بیان کر دیں؟

جواب: درج ذیل ہیں:

- بیع کی شرط: متعاقدَین کا اہل ہونا (یعنی عاقل ہونا۔ بلوغ اور حریت اس میں شرط نہیں)۔
- بیع کا محل: مال۔
- بیع کا حکم: ملکیت کا ثابت ہونا۔
- بیع کی حکمت: معاش اور عالَم کے نظام کی بقاء۔
- بیع کی صفت: مباح، مکروہ، حرام، واجب، مستحب۔
- بیع کا ثبوت: کتاب اللہ، سنت رسول، اجماع امت اور قیاس۔
- بیع کا رکن: ایجاب و قبول۔

سوال: ایجاب و قبول کی کچھ وضاحت کر دیں؟

جواب: ایجاب وہ ہے جس کو پہلے ذکر کیا جائے برابر ہے کہ وہ "بعتُ" کا لفظ ہو یا "اِشتریتُ" کا لفظ ہو اور قبول وہ ہے جس کو بعد میں ذکر کیا جائے اور دونوں ماضی کے لفظ ہوں گے یا مضارع کے جس کے ساتھ "سوف" یا "سین" نہ ملا ہوا ہو۔ جب دونوں ماضی کے ہوں تو نیت کی ضرورت نہیں اور مضارع کے ہوں تو نیت کی

طرف محتاجی ہو گی۔ اگر کسی علاقہ میں مضارع کو فقط حال کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہو جیسے اہل خوارزم تو وہاں نیت کی ضرورت نہیں اور اگر کسی علاقہ میں اس کو فقط مستقبل میں استعمال کیا جاتا ہو تو وہاں اصلاً اس کے ساتھ بیع منعقد نہیں ہو گی۔ بعتُ اور اشتریتُ کے لفظ بولنا ضروری نہیں بلکہ ہر اس لفظ سے بیع منعقد ہو جائے گی جو ان دونوں کے معنیٰ میں ہو جیسے: رضیتُ بکذا، اعطیتکَ بکذا، خذہ بکذ، اخذتُ بکذا وغیرہ۔ ایسے ہی دونوں کی اضافت اس عضو کی طرف بھی درست ہے جس کی طرف عتق کی اضافت صحیح ہو جیسے: وجہ، فرج نہ کہ ظہر اور بطن۔ بعض صورتوں میں بیع ایک لفظ کے ساتھ بھی منعقد ہو جاتی ہے جیسے: قاضی یا وصّی کا یتیم کے مال کی بیع کرنا اور باپ کا بیٹے سے بیع کرنا۔

سوال: خیار قبول کی کچھ وضاحت کر دیں؟

جواب: جب ایک نے ایجاب کیا تو دوسرا مجلس میں پورے مبیع کو کل ثمن کے بدلے قبول کرے گا وہ بائع ہو یا مشتری یا پھر چھوڑ دے گا تاکہ تفریق صفقہ لازم نہ آئے مگر جب ایجاب و قبول کا اعادہ کر لیں یا سامنے والا راضی ہو جائے اور ثمن مبیع کے اجزاء پر منقسم ہو۔ سامنے والے شخص کے قبول کرنے سے پہلے پہلے موجِب اپنے ایجاب سے رجوع کر سکتا ہے جبکہ اس کے قبول کرنے کے بعد رجوع نہیں کر سکتا، ایسے ہی متعاقدَین میں سے کوئی ایک مجلس سے کھڑا ہو جاتا ہے یا چلا جاتا ہے یعنی کوئی ایسا کام کرے جو اعراض پر دلالت کرے تو بھی ایجاب باطل ہو جائے گا۔ جب ایجاب و قبول پایا گیا تو بیع لازم ہو جائے گی اب خیار عیب اور رؤیۃ کے علاوہ انہیں کوئی خیار حاصل نہیں ہو گا، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں انہیں "خیار مجلس" حاصل ہو گا یعنی جب تک مجلس قائم ہے وہ رجوع کر سکتے ہیں اور اس پر دلیل حدیث پاک پیش کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «المُتَبایِعَانِ بِالخَیارِ مالم یتفرّقا» ترجمہ: عاقدَین کو خیار ہے جب تک جدا نہ ہوں، ہم اس

حدیث پاک کا جواب یہ دیتے ہیں کہ یہ "تفرُّق بالا قوال"(یعنی جب تک اقوال کے ذریعے جدا نہ ہوں) پر محمول ہے نہ کہ تفرق بالابدان پر (یعنی نہ کہ جسموں کے ذریعے جدا ہونے پر)۔

سوال: بیع میں مبیع کی مقدار اور ثمن کے وصف کا معلوم ہونا کب ضروری ہے نیز بیع نقدی اور ادھار کی بھی وضاحت کر دیں؟

جواب: تفصیل ملاحظہ ہو:

- بیع میں مبیع کی مقدار اور ثمن کے وصف کا معلوم ہونا کہ مصری ہے یا دمشقی (مثلاً) ضروری ہے جب اس کی طرف اشارہ نہ کیا گیا ہو۔
- اور جس کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہو اس میں یہ شرط نہیں کہ اب جہالت اشارہ کی وجہ سے منتفی ہو گئی جب تک چیز رَبوی (ربا) والی نہ ہو۔
- ثمن کسی تجوری (تھیلی) میں تھا اور اس نے کھول کر نہیں دیکھا تو اس کو خیار کمیت حاصل ہو گا نہ کہ خیار رُؤیۃ کیونکہ نقود میں خیار رُؤیۃ ثابت نہیں ہوتا۔
- بیع میں ثمن مطلق رکھا تو اس کو شہر کی غالب نقدی کی طرف پھیرا جائے گا۔
- اور اگر شہر میں مختلف نقدیاں چلتی ہوں لیکن مالیّت میں برابر ہوں تو مشتری جو چاہئے دے دے۔
- اگر مالیّت میں بھی مختلف ہوں تو پھر بیع فاسد ہو جائے گی۔
- اگر مجلس میں بیان کر دیا تو صحیح ہو جائے گی۔
- بیع نقدی بھی درست ہے اور ادھار بھی جبکہ ادھار کی مدت معلوم ہو اور جنس و قدر مختلف ہو۔
- کسی نے ادھار بیع کی اور مدت بیان نہیں کی تو اس کو ایک ماہ کے ساتھ مقید کیا جائے گا۔

- اگر بیع کے ادھار یا نقدی ہونے میں اختلاف ہوا تو جو نقدی کا قول کرے اس کی بات مانی جائے گی کیونکہ اصل بیع کا نقدی ہونا ہے
- اور اگر ادھار کی مدت میں اختلاف ہوا تو جو کم کا دعویٰ کرے اس کی بات مانی جائے گی کہ اصل زیادتی کا نہ ہونا ہے۔
- بائع اور مشتری کے درمیان مدت کے گزرنے میں اختلاف ہوا تو مشتری کی بات مانی جائے گی۔
- مدیون کے فوت ہونے کی صورت میں اجل (مدت) باطل ہو جائے گی نہ کہ دائن کے فوت ہونے سے۔
- بیع نقدی کی پھر اس کو ادھار کر دیا تو درست ہے۔
- اجل (مدت) کی ابتدا مبیع کی سپردگی کے وقت سے ہو گی۔
- اور اگر بیع خیار کے ساتھ ہو تو جب خیار ساقط ہو گا تب شروع ہو گی۔

سوال: کھانے کے ڈھیر کی بیع کا کیا حکم ہے جب کل مقدار معلوم نہ ہو؟

جواب: اس مسئلہ کی مختلف صورتیں ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

- کسی نے کھانے کے ڈھیر کی بیع کی اس شرط پر کہ ہر صاع ایک درھم کا ہے لیکن کل مقدار معلوم نہیں تو امام صاحب کے نزدیک مبیع کی مقدار کے مجہول ہونے کی وجہ سے فقط ایک صاع میں بیع درست ہے بقیہ میں نہیں اور مشتری کو خیار حاصل ہو گا اس پر صفقہ کے مختلف ہونے کی وجہ سے (**نوٹ:** اس خیار کو خیار تکشُّف کہا جاتا ہے) جبکہ صاحبین کے نزدیک کل میں درست ہے وہ فرماتے ہیں: جہالت کو ختم کرنا عاقدین کے اختیار میں ہے لہذا یہ جہالت صحت عقد میں مضر نہیں۔

◈ اور اگر مجلس میں کل مقدار کو بیان کر دیا تو بیع کل میں بالاتفاق جائز ہو جائے گی، پھر اس میں تفصیل ہے کہ اگر کل مقدار عقد کے وقت ہی بیان کر دی تو مشتری کو خیار حاصل نہیں ہو گا اور اگر عقد کے بعد بیان کیا لیکن مجلس میں ہی تو خیار حاصل ہو گا۔

◈ بکریوں کا ریوڑ یا کپڑا بیچا اس شرط پر کہ ہر بکری یا گز مثلاً ایک درھم کا ہے تو بیع کل میں امام صاحب کے نزدیک فاسد ہو گی اگرچہ مجلس میں کل مقدار کو جان لیا جائے۔ یہی حکم ہر اس چیز کا ہے جس کی اکایاں متفاوت ہوں یا اس کی تبعیض میں ضرر ہو جیسے: اونٹ، گائے، بھینس، غلام، تربوز وغیرہ۔

◈ اگر کھانے کا ڈھیر بیچا اس شرط پر کہ یہ 100 من ہے اور 100 درھم کا ہے بعد میں وہ کم نکلا تو مشتری موجود کو اس کے حصے کے ساتھ خرید لے اگر چاہے تو وگرنہ رد کر دے اس پر صفقہ کے مختلف ہونے کی وجہ سے۔ اور اگر زیادہ نکلا تو زیادتی بائع کے لئے ہو گی اور مشتری کے لئے خیار نہیں ہو گا کہ عقد معین مقدار پر واقع ہوا ہے۔ یہی حکم ہر اس مکیلی یا موزونی چیز کا ہے جس کی تبعیض (حصے کرنے) میں ضرر نہ ہو۔

◈ اگر ایسی چیز بیچی جس کو گزوں کے ساتھ ماپا جاتا ہے جیسے کپڑا یا زمین اس شرط پر کہ یہ مثلاً 100 گز ہے، 100 درھم کی، بعد میں وہ کم نکلی تو مشتری کو خیار حاصل ہے اگر چاہے تو کل کو کل ثمن کے بدلے خرید لے وگرنہ بیع فسخ کر دے اور اگر زیادہ نکلی تو زیادتی مشتری کے لئے ہو گی کیونکہ گز وصف ہے اور اصول یہ ہے کہ وصف کے مقابلہ میں ثمن نہیں ہوتا۔

◈ اور اگر ایسی چیز فروخت کی جس کو گزوں کے ساتھ ماپا جاتا ہے اس شرط پر کہ یہ 100 گز ہے اور ہر گز ایک درھم کا ہے، بعد میں کم نکلی تو مشتری کو خیار حاصل ہے اگر چاہے تو موجودہ کو اس کے

حصہ کے ساتھ خرید لے یا چھوڑ دے اس پر صفقہ کے مختلف ہونے کی وجہ سے اور اگر زیادہ نکلی تو ہر گز کے بدلے ایک درھم دے گا وگرنہ سب کو چھوڑ دے کیونکہ یہاں گز الگ ذکر ہونے کے ساتھ اصل کے قائم مقام ہو گیا۔

سوال: زمین کی بیع میں کھیتی اور درختوں کی بیع میں پھل داخل ہو گا یا نہیں؟

جواب: کسی نے ایسی زمین بیچی جس میں کھیتی لگی ہوئی ہو تو نام لئے بغیر کھیتی بیع میں داخل نہیں ہو گی کیونکہ یہ کاٹنے کے لئے ہے، اتصال قرار کے طور پر نہیں مگر جب اگ چکی ہو اور اس کی کوئی قیمت نہ ہو تو اصح قول کے مطابق بغیر تسمیہ کے بھی داخل ہو گی۔ یوں ہی درختوں کی بیع میں بغیر تسمیہ کے پھل داخل نہیں ہو گا کہ کاٹنے کے لئے ہے اور اس پر دلیل حدیث پاک بھی ہے، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: «الثمرةُ للبائع الا اَن یشترطَه المبتاعُ» ترجمہ: پھل بائع کے لئے ہے مگر جب مشتری اس کی شرط لگا دے۔ پھر بائع کو حکم دیا جائے گا کہ وہ اپنا پھل کاٹ لے اور مبیع مشتری کو سپرد کر دے۔

مشتری نے ایسا پھل خریدا جس کی صلاح ظاہر ہو چکی لیکن ابھی تک پکا نہیں تو بیع درست ہے اور اس کو فوراً کاٹنا مشتری پر لازم ہے اور

- اگر مشتری نے پھل اس شرط پر خریدا کہ پکنے کے بعد کاٹے گا تو بیع فاسد ہے کیونکہ یہ ایسی شرط ہے جس کا عقد تقاضا نہیں کرتا۔
- اگر مطلقاً خریدا بغیر شرط کے، بعد میں بائع کی اجازت سے درختوں پر چھوڑ دیا تو بیع درست ہے اور بڑھوتری مشتری کے لئے حلال ہے۔

- اگر بائع کی اجازت کے بغیر چھوڑا تو بیع درست ہے لیکن بڑھوتری اس کے لئے پاکیزہ نہیں بلکہ اس کو صدقہ کرے گا۔
- اگر بغیر اجازت کے چھوڑا لیکن پھل مکمل ہو چکے ہیں صرف پکنا باقی ہے تو زیادتی مشتری کے لئے حلال ہے۔
- اور اگر پھلوں کو مطلق خریدا، بعد میں درختوں کو اجارہ پر لے لیا تو بھی بڑھوتری مشتری کے لئے حلال ہے کیونکہ درختوں کو اجارہ پر دینے کا عرف نہ ہونے کی وجہ سے اجارہ باطل ہو گیا اور پیچھے اجازت باقی رہ گئی۔
- اگر کھیتی خریدی اور زمین کو اجارہ پر لے لیا تو بڑھوتری مشتری کے لئے حلال نہیں کیونکہ یہاں اجارہ فاسد ہے، باطل نہیں۔
- اور اگر پھلوں کو مطلق خریدا، بعد میں قبضہ سے پہلے نیا پھل نکل آیا تو بیع فاسد ہو جائے گی۔
- اور اگر قبضہ کے بعد نیا پھل نکلا تو بائع و مشتری دونوں اس میں شریک ہوں گے۔

فائدہ: جس چیز کی الگ طور پر بیع جائز ہے اس کا استثناء بھی جائز ہے لہذا درخت کے پھلوں کی بیع میں معین رطل کا استثناء جائز ہے۔

سوال: مبیع کے کیل یا وزن کی اجرت اور ثمن کے وزن اور نقدی کی اجرت کس پر ہو گی؟

جواب: مبیع کے کیل یا وزن کی اجرت پر بائع پر ہو گی کیونکہ مبیع کی سپردگی اس پر لازم ہے اور ثمن کے وزن یا نقدی کی اجرت مشتری پر ہو گی۔ دلّال (ایجنٹ کمشنر) نے عین کو بذات خود بیچا مالک کی اجازت سے تو اس کی اجرت (کمیشن) بائع پر ہو گا اور اگر اس نے بائع و مشتری دونوں کے درمیان سعی (کوشش) کی اور مالک نے

چیز خود بیچی تو عرف کا اعتبار ہو گا۔ صرّاف (نقدی پرکھنے والا) نے بتایا: یہ نقدی اصلی ہے بعد میں پتہ چلا کہ وہ کھوٹی ہے تو اس سے اجرت واپس لی جائے گی اور اگر بعض کھوٹی نکلی تو اس کے مطابق اجرت واپس لی جائے گی۔ سامان کی ثمن کے بدلے بیع ہوئی تو پہلے ثمن دیا جائے گا اور اگر سامان کی سامان کے بدلے یا ثمن کی ثمن کے بدلے بیع ہوئی تو دونوں اکھٹے سپرد کریں گے۔ کسی نے کَھرے سکوں کے بجائے کھوٹے سکوں پر قبضہ کیا تو اگر اس کے پاس وہ موجود ہیں تو وہ واپس کر دے اور اپنے اصلی اس سے حاصل کر لے اور اگر اس کے پاس وہ کھوٹے سکے موجود نہیں تو اصلی واپس نہیں لے سکتا جبکہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی مثل کھوٹے سکے دے اور اپنے اصلی اس سے لے لے۔

بابُ خِیارالشَرطِ

سوال:خیار شرط کس کس کے لئے ہو سکتا ہے اور کتنے دن تک؟

جواب:خیار شرط بائع و مشتری دونوں کے لئے ہو سکتا ہے اور اپنے علاوہ کسی اجنبی کے لئے بھی رکھ سکتے ہیں، ایسے ہی کل مبیع میں بھی رکھ سکتے ہیں اور بعض میں بھی۔اگر خیار شرط ہونے یا نہ ہونے میں اختلاف ہو اتو انکار کرنے والے کا قول معتبر ہو گا کہ اصل بیع میں خیار کا نہ ہونا ہے۔خیار شرط زیادہ سے زیادہ تین دن تک رکھ سکتے ہیں اگر تین دن سے زیادہ رکھا لیکن تین دن کے اندر جائز قرار دیا تو بیع صحیح ہو جائے گی جبکہ صاحبین کے نزدیک تین دن سے زیادہ بھی مدت رکھ سکتے ہیں لیکن معین کرنا ضروری ہے۔کسی نے اس شرط پر کوئی چیز خریدی کہ اگر میں تین دنوں کے اندر پیسے نہ دوں تو ہمارے درمیان کوئی بیع نہیں، یہ بیع بالاتفاق جائز ہے اور اگر چار دن تک کی تو شیخین کے نزدیک جائز نہیں کیونکہ یہ خیار شرط کے معنٰی میں ہی ہے جو تین دنوں سے زیادہ جائز نہیں ہو تا جبکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے جواز کا قول کیا ہے۔

فائدہ:خیار شرط ہر اس عقد میں درست ہے جو لازم ہو اور فسخ کا احتمال رکھے جیسے:مزارعۃ، معاملۃ، اجارہ، قسمت،مال پر صلح، کتابۃ، خلع،مال پر آزادی وغیرہ۔

(19)سوال:خیار شرط کی صورت میں مبیع بائع یا مشتری کی ملکیت سے نکلے گا یا نہیں؟

جواب:جب خیار بائع کے لئے ہو تو مبیع اس کی ملکیت سے نہیں نکلے گا لہذا اگر مشتری کے پاس مبیع ہلاک ہوا تو قیمت کے ساتھ اس کی ضمان دے گا اور اگر خیار مشتری کے لئے ہو تو مبیع بائع کی ملکیت سے بالاتفاق نکل جائے گا اور اگر اس صورت میں مشتری کے پاس ہلاک ہوا تو ثمن کے ساتھ اس کی ضمان دے گا۔مشتری کی

ملکیت میں جائے گا یا نہیں اس میں ائمہ ثلاثہ کے درمیان اختلاف ہے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب خیار مشتری کے لئے ہو تو مبیع بائع کی ملکیت سے تو نکل جائے گا لیکن مشتری کی ملکیت میں نہیں جائے گا کیونکہ اس صورت میں مشتری کے پاس اجتماعِ بدلَین لازم آئے گا اور خیار کے مقصد کا فوت ہونا لازم آئے گا جبکہ صاحبین فرماتے ہیں مشتری کی ملکیت میں چلا جائے گا وگرنہ اس کا سائبہ (جس کا کوئی مالک نہ ہو) ہونا لازم آئے گا۔

سوال: خیار شرط میں بیع کو جائز یا فسخ کرنے کے لئے کیا بائع کو علم ہونا ضروری ہے؟

جواب: وضاحت درج ذیل ہے:

- جائز قرار دینے کے لئے اس کو علم ہونا ضروری نہیں جبکہ فسخ کی صورت میں بائع کو علم ہونا ضروری ہے تاکہ وہ نیا مشتری تلاش کر سکے۔

بَابُ خِيارِ الرُّؤيَة

سوال: خیار رؤیۃ میں کتنی رؤیۃ کافی ہے جس سے خیار ساقط ہو جائے گا؟

جواب: اتنی رُؤیۃ کافی ہے جو مقصودی علم کا فائدہ دے جیسے: کھانے کے ڈھیر میں اس کے ظاہر کو دیکھنا، غلام میں اس کے چہرہ کو دیکھنا، جانور میں اس کے اگلے اور پچھلے حصے کو دیکھنا، لپٹے ہوئے کپڑے کے ظاہر کو دیکھنا، دار (گھر) کے اندر والے حصہ کو دیکھنا (جبکہ امام زفر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کپڑے کو مکمل پھیلانا ضروری ہے اور

گھر کے سب کمروں کو دیکھنا ضروری ہے اور فتویٰ اسی پر ہے)،وکیل بالقبضہ اور وکیل بالشراء کا دیکھنا، کھانے والی چیزوں کو چکھنا، بُو والی چیزوں کو سونگھنا وغیرہ۔

سوال: کیا "اعمیٰ"(نابینا) کی بیع وشراء صحیح ہے؟

جواب:.جی ہاں اس کا خریدنا بیچنا صحیح ہے اور وہ بصیر (دیکھنے والے) کی طرح ہے سوائے 12 مسائل کے جو اشباہ میں مذکور ہیں (ان شئتَ تفصیلاً فلیراجع ھنا)۔اس کا خیار رُؤیۃ چیزوں کو چھونے کے ساتھ، ذائقہ سے تعلق رکھنے والی اشیاء کو چکھنے کے ساتھ، بُو والی چیزوں کو سونگھنے کے ساتھ، زمین میں اس کی لمبائی چوڑائی اور وصف بیان کرنے کے ساتھ یا وکیل کے دیکھنے کے ساتھ ختم ہو جائے گا۔

سوال: کسی نے دو کپڑے خریدے جن میں سے ایک اس نے دیکھا ہوا ہے دوسرا نہیں اور وہ بیع فسخ کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر چاہے تو دونوں کو رکھ لے یا دونوں کو رد کر دے تاکہ تفریق صفقہ لازم نہ آئے۔خریدنے سے پہلے مشتری نے چیز کو دیکھا ہو تو اس کے لئے اب خیار رؤیۃ نہیں ہو گا جب تک مبیع میں تغیُّر نہ ہو اور اگر بائع ومشتری کے درمیان تغیر میں اختلاف ہو جائے اور وقت ابھی زیادہ نہیں گزرا مبیع کو دیکھے ہوئے تو بائع کا قول معتبر ہو گا کہ اصل عدم تغیر ہے اور اگر مشتری نے بہت عرصہ پہلے دیکھا تھا تو اب اس کی بات مانی جائے گی کہ ظاہر اس کے لئے شاہد ہے۔کسی نے بغیر دیکھے کپڑوں کی ایک گٹھڑی (بنڈل) خریدی اور اس میں سے ایک کپڑا آگے بیچ دیا یا ہبہ کر کے سپرد بھی کر دیا تو باقی کو خیار عیب کی وجہ سے واپس کر سکتا ہے۔

بَاب خیارِ العَیب

سوال: خیار عیب کا لغوی واصطلاحی معنیٰ بیان فرمادیں؟

جواب: لغوی معنیٰ: عیب وہ ہے جس سے "فطرت سلیمہ" خالی (محفوظ) ہو۔ اصطلاحی معنیٰ: مبیع میں کسی ایسے نقص کا ہونا جو تاجروں کے نزدیک ثمن کی کمی کو ثابت کرے۔

مشتری مبیع میں ایسے عیب کو پائے جو ثمن کی کمی کو ثابت کرے تو اسے اختیار ہے اگر چاہے تو اس کو رکھ لے کل ثمن کے بدلے یا واپس لٹا دے جیسے: غلام کو بھاگنے، بستر پر پیشاب کرنے اور چوری کی عادت ہونا، مجنون ہونا، لونڈی میں بَخَرَ (منہ کی بُو) دَفَر (بغلوں کی بُو) ہونا، زانیہ یا وَلد الزنا ہونا، حیض کا نہ آنا، حاملہ ہونا، غلام یا لونڈی کا کافر ہونا، جذام یا برص کی بیماری ہونا، اندھا، کانا، بہرہ، گونا ہونا وغیرہ۔

سوال: مشتری نے مبیع میں کوئی عیب پایا اور اس کے اپنے پاس بھی ایک نیا عیب پیدا اگیا تو اب کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں اگر بائع مبیع کو اسی طرح واپس لینے پر راضی ہو تو واپس لٹا دے وگرنہ رجوع بالنقصان کرے گا جیسے: کپڑا خریدا اور کاٹنے کے بعد عیب پر مطلع ہوا تو اگر بائع اسی طرح واپس لینے پر راضی ہو تو واپس کر دے وگرنہ عیب کی مقدار نقصان کا رجوع کر لے لیکن اگر مبیع میں مشتری نے کوئی زیادتی کر لی جو اس سے جدا نہیں ہو سکتی جیسے: کپڑے کو کاٹنے کے بعد رنگ کر لیا، ستو کو گھی میں ملا لیا تو اب بائع کی واپس نہیں کرے گا ربا کے احتمال کی وجہز سے بلکہ نقصان کا رجوع کرے گا۔

مشتری نے غلام کو آزاد کر دیا، آگے بیچ دیا یا وہ فوت ہو گیا، کھانا تھا اسے کھالیا تو ان صورتوں میں بھی نقصان کا رجوع کرے گا۔

سوال: ہر عیب سے براءت کی شرط پر بیع کا کیا حکم ہے؟

جواب: ہر عیب سے براءت کی شرط پر بیع کرنا صحیح ہے اگرچہ عیوب کا نام ذکر نہ کرے اور اس میں موجودہ اور قبضہ سے پہلے پیدا ہونے والا ہر عیب شامل ہو گا، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس شرط پر بیع کرنا صحیح نہیں کیونکہ حقوقِ مجہولہ سے براءت ان کے نزدیک صحیح نہیں جبکہ ہم اس کے جواب میں کہتے ہیں یہ جہالت صحتِ بیع سے مانع نہیں کیونکہ یہ منازعۃ (جھگڑے) کی طرف لے جانے والی نہیں۔

باب بیع الفاسد

سوال: جب بیع میں دونوں عوض یا ایک عوض حرام ہو یا مال نہ ہو تو بیع کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں باطل ہو گی جیسے: مردار کی مردار کے ساتھ بیع کرنا یا مردار کی شراب کے ساتھ بیع کرنا یا خنزیر کے ساتھ۔

سوال: ام ولد، مدبر اور مکاتب کی بیع کا کیا حکم ہے؟

جواب: ان کی بیع فاسد ہے۔

سوال: کون کون سی چیزوں کی بیع جائز نہیں ہے؟

جواب: پانی میں مچھلی کی بیع شکار سے پہلے جائز نہیں ہے۔ اسی طرح ہوا میں اڑتے پرندے کی بیع جائز نہیں ہے۔ اسی طرح پیٹ میں حمل کی جائز نہیں ہے۔ اسی طرح بھیڑ کے اوپر اون کی بیع جائز نہیں ہے۔ تھنوں کے اندر دودھ کی بیع جائز نہیں ہے۔ بیع ملامسہ، بیع مضابنہ جائز نہیں ہے۔ کپڑے میں سے ایک گز کی بیع جائز نہیں ہے۔

سوال: اگر کسی نے غلام بیچا اس شرط پر کہ مشتری اسے آزاد کرے گا یا مدبر بنائے گا یا مکاتب یا کسی نے لونڈی بیچی اس شرط پر کہ مشتری اسے ام ولد بنائے گا تو بیع کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں بیع فاسد ہے۔

سوال: اگر کسی نے غلام بیچا اس شرط پر کہ بائع اس سے ایک مہینہ خدمت لے کر سپرد کرے گا یا گھر بیچا اس شرط پر کہ بائع ایک مہینہ رہنے کے بعد سپرد کرے گا تو بیع کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں بیع فاسد ہے۔

سوال: اقالہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: اقالہ جائز ہے بیع میں بائع اور مشتری کے لیے پہلے ثمن کے ساتھ اور اگر بائع زیادہ ثمن کی شرط لگائے تو یہ شرط باطل ہے۔

سوال: بیع مرابحہ اور تولیہ کی تعریف کریں؟

جواب: کوئی چیز خرید کر اسے آگے مہنگی بیچنا یہ بیع مرابحہ ہے اور چیز خرید کر اس کو اسی ثمن میں بیچنا یہ تولیہ ہے۔

باب الربا

سوال: ربا کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کر دیں؟

جواب: ربا کا لغوی معنی ہے زیادتی اور اصطلاحا ایسی زیادتی جو عوض سے خالی ہو۔ ربا ہر مکیلی اور موزونی چیز میں حرام ہوتا ہے جب اس کی جنس کے ساتھ بیع کی جائے۔

سوال: ربا کی علت کیا ہے؟

جواب: احناف کے نزدیک ربا کی علت قدر مع الجنس ہے۔

سوال: کب کمی بیشی کے ساتھ بیع جائز ہے؟

جواب: جب بیع میں جنس اور قدر دونوں پائی جائیں تو بیع کمی بیشی کے ساتھ نقد بھی ناجائز ہے اور ادھار بھی ناجائز ہے۔ اور اگر قدر اور جنس میں سے ایک چیز پائی جائے اور دوسری نہ پائی جائے تو نقدی ناجائز ہے اور ادھار جائز ہے۔ اور اگر قدر اور جنس دونوں نہ پائی جائیں تو نقدی اور ادھار دونوں طرح بیع کمی بیشی کے ساتھ جائز ہے۔

سوال: مکیلی اور موزونی چیزیں کون کون سی ہیں؟

جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن چیزوں کے مکیلی ہونے پر نص فرمائی وہ مکیلی ہی رہیں گے اور جن کے موزونی ہونے پر آپ نے نص فرمائی وہ موزونی رہے گی اگرچہ لوگوں نے ان میں کیل اور وزن چھوڑ دیا ہو جیسا کہ سونا اور چاندی اور جس میں نص موجود نہیں تو وہ لوگوں کی عادت پر محمول ہے یعنی اگر لوگ اسے مکیلی شمار کرتے ہیں تو وہ مکیلی ہو گی اور موزونی شمار کرتے ہیں تو وہ موزونی ہو گی۔

سوال: کیا گوشت کی بیع زندہ جانور کے ساتھ جائز ہے؟

جواب: گوشت کی بیع کرنا حیوان کے ساتھ امام صاحب اور امام ابو یوسف رحمت اللہ علیہ کے نزدیک جائز ہے جبکہ امام محمد فرماتے ہیں یہ جائز نہیں ہے حتی کہ گوشت زیادہ ہو اس گوشت سے جو حیوان میں ہے تاکہ گوشت گوشت کے برابر ہو جائے اور زیادتی اس کے مقابلے میں ہو جائے جو اس میں دیگر چیزیں ہیں۔

سوال: بیع سلم کن چیزوں میں جائز ہے؟

جواب: بیع سلم مکیلی، موزونی اسی طرح گنی جانے والی چیزوں میں جائز ہے جن کی اکائیوں میں فرق نہیں ہوتا جیسا کہ اخروٹ، انڈے اور ماپی جانے والی چیزیں۔

سوال: کن کن چیزوں میں بیع سلم جائز نہیں ہے؟

جواب: حیوان میں بیع سلم جائز نہیں ہے اور نہ ہی اس کے اعضاء میں اور نہ ہی کھال کی جائز ہے۔

سوال: بیع سلم کے صحیح ہونے کے لیے کتنی شرائط ہیں؟

جواب: بیع سلم کے صحیح ہونے کے لیے سات شرائط ہیں:

- جنس معلوم ہو۔
- نوع معلوم ہو۔
- صفت معلوم ہو۔
- مقدار معلوم ہو۔
- مدت معلوم ہو۔
- راس المال کی مقدار معلوم ہو۔
- اور اس جگہ کا علم ہو جہاں مسلم فیہ ادا کرے گا۔

قد تم بحمد اللہ و صلی اللہ علیہ وسلم

احمد نواز قادری عطاری جلالی